نام کتاب: مشرق وسطیٰ کا بحران
تحقیق و تصنیف: زیبا افتخار، محمد سہیل شفیق
سن اشاعت: مارچ 2007
صفحات: 529، قیمت: 380 روپے
ناشر: قرطاس پوسٹ بکس 8453
کراچی یونیورسٹی

زیر تبصرہ کتاب "مشرق وسطیٰ کا بحران" شعبہ تاریخ اسلامی جامعہ کراچی کے زیر اہتمام گذشتہ سال اسی عنوان پر منعقدہ دو روزہ کانفرنس میں پڑھے گئے مقالات کا مجموعہ ہے جسے جناب سہیل شفیق اور محترمہ زیبا افتخار نے مرتب کیا ہے، اس میں شعبہ اسلامی تاریخ سے وابستہ صدر شعبہ ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر صاحبہ سمیت مختلف اساتذہ کے سات مقالات بھی شامل ہیں یعنی مجموعی طور پر 8 اساتذہ کے مقالات ہیں جبکہ اسی شعبہ میں زیر تعلیم 5 طلباء وطالبات کے مقالات بھی موجود ہیں، ہم اسے حسن اتفاق ہی کہہ سکتے ہیں کہ پانچوں طلباء وطالبات کے نام شین سے ہی شروع ہوتے ہیں، یہ تیرہ مقالات 232 صفحات پر محیط ہیں جبکہ ص 235 سے ص 384 تک پروفیسر حبیب الحق ندوی مرحوم کی نایاب کتاب "فلسطین اور بین الاقوامی سیاسیات" سے پانچ عنوانات منتخب کرکے اس عنوان کی تشنگی کو دور کیا گیا ہے، کتاب کے آخر میں ۱۰۹ صفحات پر محیط انگریزی حصہ میں مرتبین کے مشترکہ اداریہ، صدر شعبہ ڈاکٹر نگار سجاد کی مختصر نگارش، پروفیسر ایس ایم فضل اور پروفیسر ڈاکٹر تنویر خالد کے پیغامات کے ساتھ ساتھ مشرق وسطیٰ کیلئے امریکی رولز کے عنوان سے ڈاکٹر طلعت اے وزارت کے صدارتی خطبہ کو بھی شامل اشاعت کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر شائستہ تبسم، رابعہ ملک کے مقالات کے علاوہ جان میئر شیمر اور اسٹیفن والٹ کا ایک مشترکہ سلیکٹڈ مضمون بھی شامل اشاعت ہے۔

زیر تبصرہ کتاب میں مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے کیلئے اگرچہ بہت کچھ ہے مگر پیش لفظ میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اور ڈاکٹر نگار سجاد صاحبہ نے اسرائیلی ریاست کے قیام کے نظریاتی پہلو کو جس طرح اجاگر کیا ہے اس سے نہ صرف آنکھیں بلکہ دل و دماغ کے کئی دریچے وا ہو جاتے ہیں، مشرق وسطیٰ میں یہودی ریاست کا قیام، عیسائیوں کی وہ شرارت ہے جسے یہودی بھی ارض موعود میں بسنے کی خوشی میں سمجھ نہ سکے یعنی شدت سے اپنے مذہب کی پیروکار یہ دونوں قومیں عیسائیت کی بچھائی ہوئی بساط پر لڑتی رہیں گی اور ہم محظوظ تماشائی بنے دیکھتے رہیں گے۔ اسی پس منظر میں جملہ عیسائیت اسرائیل کی پشت پناہی کر رہی ہے، جس کے باعث گذشتہ ساٹھ برسوں سے مشرق وسطیٰ جل رہا ہے، لاکھوں افراد تہہ تیغ اور لاکھوں خانماں برباد ہو چکے ہیں، امریکہ نے اپنی بدمعاشی کے بل بوتے پر مشرق وسطیٰ کے جدید نقشے میں مسلم

ممالک کی سرحدوں میں تبدیلی کرکے جلتی آگ پر مزید تیل چھڑک دیا ہے اور اس نقشہ میں پاکستان بھی قطع برید سے نہیں بچ سکا، بلکہ امریکہ نے تو پوری اسلامی دنیا کو شیعہ اور سنی ریاستوں میں تقسیم کردیا ہے۔

ڈاکٹر نگار سجاد کی یہ بات واقعی دل لگتی بات ہے کہ امریکی اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے تیار کردہ مشرق وسطیٰ کے جدید نقشہ سے طلبا کو آگاہ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے، کیونکہ ہماری سرکاری نصابی کتب میں جو تاریخ لکھوائی اور پڑھوائی جاتی ہے اس کا دنیا کے حقائق سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ بہر حال کتاب میں موقر مواد موجود ہے، طلبا اور درد دل رکھنے والے اہل علم کیلئے یہ کتاب وقت کا اہم تحفہ ہے، سہیل شفیق اور زیبا افتخار نے مقالات کی ترتیب و تدوین میں جو سعی کی ہے وہ قابل ستائش ہے، البتہ اس کتاب کی اشاعت ثانی میں پروف زیادہ توجہ سے پڑھنے کی ضرورت ہے، کتاب اعلیٰ کاغذ پر اور مسجد اقصیٰ کی تصویر سے مزین خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ چھاپی گئی ہے، اہل علم اور طلبا اس کتاب سے ضرور استفادہ کریں۔

نام کتاب: ایک علمی و فکری مکالمہ
ارباب مضامین: ابوعمار زاہد الراشدی۔
معز امجد۔ خورشید ندیم۔ ڈاکٹر فاروق خان
سن اشاعت فروری 2007
صفحات: 200، قیمت: 160 روپے
ناشر: الشریعہ اکادمی ہاشمی کالونی گوجرانوالہ

ابو عمار زاہد الراشدی کی علمی و فکری صلاحیتوں سے ارباب علم بخوبی واقف ہیں۔ موصوف ہر زیر قلم عنوان پر تحقیق کا حق ادا کرتے ہیں۔ اور لاادری کا عالم یہ ہے کہ مد مقابل کے بخیے ادھیڑتے ہوئے اسے خراش تک نہیں آنے دیتے۔ زیر نظر کتاب موصوف کے ان مضامین کا مجموعہ ہے جو 2006ء میں مختلف اخبارات و جرائد میں گاہے بگاہے شائع ہوتے رہے ہیں۔ سن 2006ء چونکہ حدود آرڈیننس اور تحفظ نسواں بل کیلئے معنون تھا، اس لئے موصوف نے اس میں بھرپور حصہ لیا ہے اور مضبوط دلائل سے اپنی فکر کو دوسروں تک پہنچایا ہے۔

یہ کتاب مجموعی طور پر چھ فصول پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں حدود آرڈیننس اور تحفظ نسواں بل کا پس منظر اور پیش منظر پر سیر حاصل بحث کے ساتھ ساتھ حدود آرڈیننس میں ترامیم کے پس منظر کو قلم کی زد میں لاکر یہ واضح کیا ہے کہ حدود اللہ بطور آپشن کے نہیں بلکہ بطور حکم کے ہیں ہمیں ان حدود کو اختیار کرنے اور نافذ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور ایسے زعما، جو حدود الٰہیہ پر لاف زنی کر رہے ہیں ان کو ثبت و

مسکت جواب دیے گئے ہیں ساتھ ہی حدود شرعیہ کی بین الاقوامی مخالفت کے پس منظر سے بھی آگاہ کیا گیا ہے۔

دوسرے باب میں حدود قوانین کی مخالفت اور فکری و نظریاتی کشمکش کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے، حدود آرڈیننس اور سیکولر طبقہ کے زیر عنوان پاکستان ہیومن رائٹس کمیشن کے جنرل سیکریٹری سید اقبال حیدر کے ایک اخباری انٹرویو پر سخت علمی اور واقعاتی گرفت کی گئی ہے، اسی طرح حدود آرڈیننس! مخالفت کیوں؟ کے زیر عنوان یہ واضح کیا گیا ہے کہ حدود قرآن و سنت میں طے شدہ سزائیں ہیں ان میں ترمیم کا کسی بھی شخص یا ادارے کو اختیار نہیں ہے، نیز بعض سزاؤں کو بائبل اور تورات سے بھی ثابت کر کے یہ عندیہ دیا ہے کہ مغرب اگر حدود کی سزاؤں کو وحشیانہ قرار دیتا ہے تو یہ سزائیں ان کی تورات و انجیل میں بھی مذکور ہیں۔ اگر معاشرتی جرائم کی یہ سزائیں وحشیانہ ہیں تو اس میں تورات و بائبل برابر کی شریک ہیں اسی طرح محترم جاوید غامدی اور ڈاکٹر طفیل ہاشمی کی توضیحات اور ان کے مؤقف کو ان حلقوں کی تقویت کا باعث ثابت کیا گیا ہے جو حدود آرڈیننس کو منسوخ کرانے یا حدود میں رد و بدل کے درپے ہیں، اسی طرح ایم کیو ایم کے قائد جناب الطاف حسین کے حدود آرڈیننس کے حوالے سے ایک بیان پر بھی بہت ہی شائستہ اور مفصل گفتگو کر کے ان کے مؤقف کا بہترین اور مدلل جواب دیا گیا ہے۔

تیسرے باب میں حدود قوانین کی تعبیر و تشریح اور اسلامی نظریاتی کونسل کے عنوان پر تین مستقل مضامین ۔۔۔ اسلامی حدود اور بین الاقوامی قوانین ۔۔۔۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ پر چند گزارشات ۔۔۔ تحفظ حقوق نسواں بل اور اسلامی نظریاتی کونسل ۔۔۔۔ میں عنوانات کے مطابق بہت ہی جامع گفتگو کی گئی ہے جو قارئین کے ذہن کو واقعی اپیل کرتی ہے، چوتھے باب (حدود قوانین اور ہمارا قانونی و عدالتی نظام) میں دو مضمون ۔۔۔ تحفظ حقوق نسواں بل اور سسٹم کو درست کیا جائے ۔۔۔ حدود آرڈیننس، تاثرات و خیالات ہیں، دونوں مضامین میں تحقیق کا حق ادا کیا گیا ہے جبکہ پانچواں باب سات مضامین پر مشتمل ہے اور آخر میں دو مضامین پر مشتمل ضمیمہ ہے یہ تمام مضامین اہل علم کی رہنمائی کیلئے بہت ہی مفید ہیں، کتاب کی طباعت اعلیٰ کاغذ پر بہت معیاری ہے، ٹائٹل دیدہ زیب ہے قارئین اس کو اپنی لائبریری کی ضرور زینت بنائیں۔

نام کتاب: حدود آرڈیننس اور تحفظ نسواں بل
نام مصنف: ابو عمار زاہد الراشدی
سن اشاعت: فروری 2007
صفحات: 149، قیمت: 120 روپے
ناشر: الشریعہ اکادمی ہاشمی کالونی گوجرانوالہ

زیر تبصرہ کتاب محترم جاوید احمد غامدی صاحب کے چند تفردات پر محترم ابو عمار زاہد الراشدی کے قائم کردہ سوالات یا محاکمہ اور پھر غامدی صاحب کے تلامذہ معز امجد، خورشید احمد ندیم اور ڈاکٹر محمد فاروق خان کی طرف سے دفاعی جوابات پر مشتمل ہے جسے زاہد الراشدی نے الشریعہ اکادمی کے زیر اہتمام افادۂ اہل فکر و نظر کیلئے شائع کیا ہے تاکہ دونوں نکتہ ہائے نظر سامنے رکھ کر وہ کوئی مثبت فیصلہ کر سکیں۔ غزل اور جواب آں غزل کا یہ سلسلہ پیش لفظ سمیت 151 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں زاہد الراشدی کے پانچ مضامین ہیں جبکہ غامدی صاحب کے تلامذہ میں سے خورشید ندیم کا ایک، ڈاکٹر محمد فاروق خان کے دو اور معز امجد کے تین مضامین ہیں یعنی مجموعی طور پر گیارہ مضامین ہیں جو کہ کم و بیش سات عنوانات کا احاطہ کرتے ہیں اور یہ ساتوں عنوانات درحقیقت غامدی صاحب کے تفردات ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ علماء کرام سیاست دان نہ بنیں بلکہ سیاستدانوں کی اصلاح کریں۔
۲۔ زکوٰۃ کے بعد اللہ تعالیٰ نے کسی بھی قسم کے ٹیکس لینے کو ممنوع قرار دیا ہے۔
۳۔ جہاد تب ہی جہاد ہوتا ہے جس کا اعلان مسلمانوں کی حکومت کرے۔
۴۔ خبر واحد حجت نہیں ہے۔
۵۔ فتویٰ بازی کو ریاستی قوانین کے تابع بنایا جائے۔
۶۔ سنت سے مراد دین ابراہیمی کی وہ روایت ہے جسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تجدید و اصلاح کے بعد اور اس میں بعض اضافوں کے ساتھ اپنے ماننے والوں میں دین کی حیثیت سے جاری فرمایا (یعنی سنت وہ نہیں ہے جسے عرف عام میں سنت رسول ﷺ کہا اور تسلیم کیا جاتا ہے)۔
۷۔ رجم کی سزا کے نفاذ میں شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کی تمیز جائز نہیں ہے۔

محترم ابو عمار زاہد الراشدی نے مذکورہ تفردات پر مضبوط دلائل سے محاکمہ فرمایا ہے اور ایک ایک جز پر مبسوط گفتگو کی ہے، اگرچہ غامدی صاحب کے تلامذہ نے میدان کو خالی نہیں چھوڑا مگر جوابی دلائل میں وہ زور پیدا نہیں کر سکے جو زاہد الراشدی کے محاکمہ میں پایا جاتا ہے، اصل بات یہ ہے کہ اگر جہاد مسلمانوں کی حکومت کے اعلان پر ہی موقوف ہو تو پھر حالات حاضرہ کے تناظر میں ایک مسلمان